کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے

هل ولد الرسول صلى الله عليه وسلم مختوناً

[urdu - اردو - أردو]

شیخ محمد صالح المنجد

ترجمہ: اسلام سوال وجواب ویب سائٹ
تنسیق: اسلام ہا ؤس ویب سائٹ

ترجمة: موقع الإسلام سؤال وجواب
تنسيق: موقع islamhouse

2013 - 1434

IslamHouse.com

کیا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے

کیانبی صلی اللہ علیہ وسلم جب پیدا ہوئے توان کے ختنے کیے ہوئے تھے یا کہ تمام لوگوں کی طرح ان کے بھی ختنے کیے گئے ؟

الحمدللہ

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ختنہ کے متعلق تین قول ذکر کرتے ہوئے کہا ہے :

اس مسئلہ میں اختلاف کی بنا پرکئي ایک اقوال ہیں :

پہلا : نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے ۔

درسرا : جبریل علیہ السلام نے جب شق صدر کیا اس وقت نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ بھی کیا ۔

تیسرا : عرب جس طرح اپنی اولاد کا ختنہ کرتے تھے اس عادت کے مطابق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے بھی نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ کیا ۔ دیکھیں تحفۃ الولود ص (۲۰۱) ۔

پہلی رائے : ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے اپنی کتاب تحفۃ المولود میں بہت ساری احادیث ذکرکی ہیں جواس رائے پردلالت کرتی ہیں ، لیکن ان سب احادیث پرضعف کا حکم لگانے کے بعد کہتے ہیں کہ بچہ اگر ختنہ کیا ہوا پیدا ہوتویہ اس میں نقص ہے نہ کہ جس طرح بعض لوگوں کا خیال ہے کہ یہ شرف ومنقبت کا باعث ہے ۔

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

کہا جاتا ہے کہ رومی بادشاہ قیصر جس کے پاس امرؤ القیس گیا تھا وہ بھی اسی طرح پیدا ہوا تھا (یعنی غیرمختون) توامرؤالقیس حمام میں اس کے پاس گیا اوراسے اس حالت میں دیکھا تواس کی ھجوکرتے ہوئے کہنے لگا :

میں حلفا کہتاہوں جو کہ جھوٹا نہیں توتواغلف ہے مگرجوچاند سے چنا۔

وہ اسے عار دلا رہا ہے کہ تیرا توختنہ ہی نہیں کیا گیا ، اوراس کی اس طرح ولادت کونقص قرار دیا ۔

اور کہا جاتا ہے کہ یہ شعر ہی امرؤالقیس کی موت کا سبب ہے کہ اسی وجہ سے قیصر نے اسے زہردیا جس کی وجہ سے وہ موت کا شکار ہوا ۔

عرب ختنہ کرنے کے بغیر توکوئ اورصورت ختنہ ہی شمار نہیں کرتے تھے بلکہ وہ خود ختنہ کرنے میں فخر محسوس کرتے تھے ۔

حافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی بیان کرتے ہیں :

اللہ تبارک وتعالی نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کواصل عرب میں سے مبعوث فرمایا ، اورانہیں اخلاقی اورنسبی صفات کے ساتھ خاص کیا تو یہ کیسے جائز ہوسکتا ہےکہ انہیں مختون پیدا کرنے میں کوئ امتیاز اورخصوصیت پائ جاتی ہو حالانکہ عرب ختنہ کرنے پرفخر کرتے تھے ۔

اور یہ بھی کہا گیا ہے :

اللہ تعالی نے اپنے خلیل ابراھیم علیہ السلام کی جن کلمات میں آزمائش کی تھی اورابراھیم علیہ السلام نے انہیں مکمل کیا تھا ان میں ختنہ بھی شامل تھا،اورپھر انبیاء کا ابتلاء لوگوں میں سب سے شدیداور سخت ہوتی ہے پھر ان سے کم درجہ والےلوگوں کی آزمائش اورابتلاء ہوتی ہے ۔

اورنبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ختنہ کوفطرتی کاموں میں سے شمار کیا ہے ، اوریہ معلوم ہونا چاہیئے آزمائش میں صبر کرنا مبتلی کے اجروثواب میں زیادتی کا باعث ہوتا ہے ۔

تواس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی حالت کے زیادہ لائق ہے کہ یہ فضیلت نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سلب نہ کی جائے اوراللہ تعالی انہیں بھی اس ختنہ کے ساتھ اسی طرح عزت تکریم سے نوازے جس طرح اپنے خلیل ابراھیم علیہ السلام کوعزت وتکریم سے نوازا اس لیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیت وخصائص دوسرے انبیاء سے عظیم تر اوراعلی ہیں ۔ دیکھیں کتاب : تحفۃ المولود لابن قیم رحمہ اللہ (٢٠٥ ۔ ٢٠٦) ۔

دوسری رائے کے بارہ میں حافظ ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

فرشتےکا شق صدر کرنے میں کئ ایک احادیث مختلف طرق سے مرفوعا نبی صلی اللہ علیہ وسلم تک مروی ہیں لیکن کسی ایک میں بھی اس کا ذکر نہیں ملتا کہ جبریل علیہ السلام نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ کیا ہومگریہی ایک شاذ اور غریب حدیث میں ۔ تحفۃ المولود (٢٠٦) ۔

اورتیسری رائے میں ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

ابن عدیم کا کہنا ہے کہ : بعض روایات میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب نے ساتویں روز نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ختنہ کیاتھا تویہ اقرب الی الصواب اورواقع ہے ۔ تحفۃ المولود (٢٠٦) ۔

اورحافظ ابن قیم رحمہ اللہ تعالی نے زاد المعاد میں کچھ اس طرح کہا ہے :

یہ مسئلہ دو فاضل آدمیوں کے درمیان پیدا ہوا توان میں سے ایک نے ایک کتاب تصنیف کی کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم مختون پیدا ہوئے تھے اوراس کتاب میں اس نے ایسی احادیث ذکرکیں جن کی کوئ لگام اوراصل نہیں ملتی ، وہ مصنف کمال الدین بن طلحہ ہیں ۔

تواس دعوی کا رد کمال الدین ابن عدیم نے لکھا اوراس میں بیان کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا عادت عرب کے مطابق ختنہ ہوا اورعمومی طور پر یہ طریقہ پورے عرب میں پایا جاتا تھا جوکہ کسی قسم کی معاونت کے نقل کرنے کا محتاج نہیں ہے ۔ واللہ تعالی اعلم ۔ دیکھیں زاد المعاد (۱ / ۸۲) ۔

واللہ اعلم .